OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
Jan-June-2023
***Vol:* 4, *Issue:* 1**
journalrushd@gmail.com**Email:**
OJS: https://rushdjournal.com/index

Faiza Gul[1]

Dr. Ruqia Bano[2]

گھریلو تشدد بل 2020ء کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تقابلی جائزہ

Comparative Assessment of Domestic Violence Bill 2020 In the Light of Islamic Sharia

Abstract

The family is the fundamental unit of Islamic society, and the significance of the family institution in social development is undeniable. A society with a strong foundation in the home is morally and culturally resilient because the environment and upbringing within a household leave a lasting impact on an individual's character. However, over the past 20 years, the institution of the family has gradually weakened. People residing in the same household have become deprived of their rights and responsibilities towards one another, and incidents of domestic violence have become common. Courts are burdened with cases involving physical, emotional, and mental abuse. The primary reason behind this deterioration is the disregard for Islamic laws and the lack of tolerance among individuals.

1 M.Phill, Scholar, Department of Islamic Studies and Comparative Religions, The Women University Multan

2 Lecturer Department of Islamic Studies and Comparative Religions, The Women University Multan

Moreover, there is a lack of effective national measures to address these issues, resulting in their continuous escalation. In 2021, the Domestic Violence Bill was introduced in Pakistan after years of efforts. However, this bill has faced objections from scholars and religious sects due to several clauses. In this article, we will review the bill in light of Sharia principles.

Key Words: Domestic violence, Family, Mental torture, Society, Rights

گھر معاشرے کی ایک بنیادی اکائی ہے۔ معاشرتی عروج وزوال کا دارو مدار افرادی قوت اوران کی جسمانی، ذہنی اور معاشرتی سرگرمیوں پر منحصر ہے اور انسان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کا آغاز گھر سے ہوتا ہے گھریلو ماحول اور تربیت کے اثرات تازندگی فرد کی شخصیت پر رہتے ہیں۔ پاکستان ایک ترقی پزید ملک ہے اس کی زیادہ تر آبادی غریب اور غیر متحرک ہے۔ افرادی قوت کم ہونے کے باعث معاشرتی ترقی بھی متاثر ہورہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ صرف وسائل کی کمی نہیں بلکہ گھریلو ماحول بھی ہے جس کا افراد کی زندگی پر ایک مسلمہ اثر ہوتا ہے جس کا نقش تادم حیات رہتا ہے پاکستان کا معاشرہ خاص طور پر خاندانی زندگی میں بچے اور عورت پر ذہنی اور جسمانی تشدد کی عکاسی کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوان نسل بالخصوص خواتین عدم اعتماد کا شکار ہوجاتی ہیں نفسیاتی طور پر دباؤ کی وجہ سے وہ معاشرے میں وہ کردار ادا نہیں کرسکتیں جو معاشرتی نمو کا باعث بنے پچھلی کئی دہائیوں سے گھریلو تشدد کا مسئلہ ایک گھمبیر صورت اختیار کرچکا ہے اور عالمی سطح پر بھی یہ مسئلہ موجود ہے۔ پاکستان کے آئین میں اس گمبھیر مسئلے کا حل کے لیے2020اور2021 میں ایک بل پاس کیا گیا ہے تاکہ اس خطرناک صورتحال کا سدباب ممکن ہوسکے۔

تشدد

تشدد کا معنی سخت، زیادتی اور جبر ہے۔[1] فرہنگ آصفیہ کے مطابق تشدد کا مطلب سختی، زیادتی، جبر اور تعدی

1 فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات (لاہور: فیروزسنز، س-ن)، ص:204

Firozuddin, Maulvi, "Firoz-ul-Lughat" (Lahore: Feroz Sons), S. 204.

ہے۔[1] سختی، شدت، زیادتی، جبر کرنا اور زیادتی کرنا ہے۔[2] کسی فرد یا فریق کی طرف سے ایسا رویہ یا جارحانہ سلوک جو کسی ایک فرد، گروہ یا طبقے کو جسمانی یا نفسیاتی نقصان پہنچا سکتا ہو تشدد کے زمرے میں آتا ہے۔[3]

تشدد ایک ناپسندیدہ فعل ہے اجازت کسی عام حالت میں نہیں دی جاسکتی اسلام کا طرز عمل اسی بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اسلام نے نرم روی کو پسند کیا ہے اور سختی اور درشت مزاجی کو ناپسند کیا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی نرم دلی اور خوش گفتاری کو خود قرآن پاک نے آپ ﷺ کی صفت بیان کیا ہے۔[4]

الغرض انسانی جسم پر طاقت کے بے جا اطلاق اور سوچ کو تبدیل کرنے کے لیے جسمانی، سائنسی اور تکنیک کے طریقوں کا جبری اطلاق تشدد کہلاتا ہے۔

گھریلو تشدد

"کسی گھر میں موجود افراد کے مابین تشدد گھریلو تشدد کہلاتا ہے۔"

گھر کے افراد ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جانتے ہیں مگر یہ مسئلہ عموماً گھر والوں کے درمیان ہم آہنگی نہ ہونے اور دیگر گھریلو اسباب کی بنا پر وجود میں آتا ہے۔

گھریلو تشدد کی صورتیں

گھریلو تشدد کی مختلف صورتیں ہیں۔ گھریلو تشدد جسمانی، جنسی، معاشی، سماجی اور نفسیاتی تشدد پر مشتمل ہے۔

جسمانی تشدد

جسمانی تشدد میں گھر کا کوئی فرد دوسرے فرد کو جسمانی اذیت سے دوچار کرتا ہے جسمانی تشدد کے نتیجے میں بدن زخمی اور مار پیٹ کے نشانات عیاں ہو جاتے ہیں۔

---

1 سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ (لاہور: زین پبلشرز، 2015ء)، 1:567

Syed Ahmed Dehlvi, "Farhang-e Asafiya" (Lahore: Zain Publishers, 2015), 1:567.

2 محمد ثقلین بھٹی، اظہر اللغات (لاہور: اظہر پبلشرز، س۔ن)، ص: 304

Muhammad Saqlain Bhatti, "Azhar al-Lughat" (Lahore: Azhar Publishers), S. 304.

3 https//www. Rekhta dictionary. Com.

4 القرآن الحکیم: 3:159

Al-Quran Al Hakeem, 3:159.

جنسی تشدد

جنسی تشدد گھریلو تشدد کی ایک ایسی صورت ہے جس میں کسی فرد کی مرضی کے بغیر زبردستی جنسی تعلق قائم کیا جائے۔

سماجی تشدد

سماجی تشدد میں گھر کا کوئی فرد دوسرے فرد کو حقیر یا خود سے کم تر تصور کرتا ہے اور اسے دوسروں کے سامنے سرعام رسوا اور ذلیل کرتا ہے۔

معاشی تشدد

معاشی تشدد گھریلو تشدد کی ایک ایسی شکل ہے جس میں اگر کوئی فریق جو کچھ کمائے تو دوسرا فریق اس پر قبضہ جما کر اسے اپنی مرضی سے خرچ نہ کرنے دے۔

نفسیاتی تشدد

یہ تشدد کی ایک ایسی صورت ہو سکتی ہے جس میں گھر کا ایک فرد دیگر افراد کو ڈرائے، دھمکائے یا اپنی باتوں سے انھیں نفسیاتی طور پر تکلیف پہنچائے۔[1]

گھریلو تشدد کی وجوہات

گھریلو تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے۔ یہ اس وقت جنم لیتا ہے جب کسی انسان کی نفسیات میں کچھ کمزوریاں اور خامیاں موجود ہوں۔ یہ انسانی نفسیات کی ایک ایسی کمزوری ہے جو اسے ظلم کی طرف مائل کرتی ہے عموماً یہ مسئلہ تب زور پکڑتا ہے جب گھر کا فرد دوسرے افراد کو حقیر اور خود سے طاقت میں کمزور سمجھے۔ اختلاف رائے بھی گھریلو تشدد کا اہم سبب ہے۔[2]

---

1 Franp, hosken toward a definition of women's rights in human rights quarterly, vol. 3, no. 2 (may 1981), 1-10.

2 حسین ازہر، حافظ، اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار، ص:324

Hussain Azhar, Hafiz, Islami Ijtima'iyat Mein Khandan Ka Kirdar, S. 324.

کسی خاندان کی تشکیل میں مرد اور عورت کا بنیادی کردار ہوتا ہے کیونکہ مرد اور عورت کے باہمی امتزاج سے ہی خاندان وجود میں آتا ہے۔ اس تعلق میں مرد کو جسمانی طور پر طاقتور تصور کیا جاتا ہے جب کہ عورت مرد کے مقابلے میں جسمانی لحاظ سے کمزور ہوتی ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ میاں بیوی ایک ایسے رشتے میں منسلک ہوتے ہیں جس میں دو مختلف پس منظر، مزاج اور ذہن کے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں اس لیے اختلاف کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔ اگر اختلاف بڑھ جائے تو فریقین میں اشتعال انگیزی جنم لیتی ہے جس کے نتیجے میں بیوی شدید غصے کا اظہار کرتی ہے۔ اور اگر مرد غصے میں آ جائے تو وہ بیوی پر تشدد کا مرتکب ہوتا ہے۔[1]

عورت پر اگر اس کے شوہر کی جانب سے تشدد کیا جائے تو وہ اپنے لائف پارٹنر کی طرف سے تشدد اس لئے برداشت کرتی ہے کہ کہیں اس کا گھر نہ ٹوٹ جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جب خاوند کا غصّہ ختم ہوتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے معافی مانگ لیتا ہے جس کے نتیجے میں عموماً کسی قسم کی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ شوہر ایک محبت کرنے والا شخص ہوتا ہے۔ جس سے اس کی جذباتی اور رومانوی نسبت وابستہ ہوتی ہے۔[2]

گھریلو تشدد کی ایک نمایاں وجہ یہ بھی ہے کہ کچھ خواتین اللہ تعالیٰ کے بنائے گئے نظام کو چیلنج کرتی ہیں۔ وہ شوہر سے گھر، لباس، خوراک اور ہر طرح کے ذاتی فائدے لے کر بھی وہ نہیں کرتیں جو ان سے کہا جاتا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان اختلاف کی صورت میں فیصلہ کن معاملے میں شوہر کی بات ماننے کی بجائے وہ شوہر کو حقیر اور انا پرستی کو اپنا شیوہ سمجھتی ہیں۔ وہ کسی بھی طور پر شوہر کو سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتی ہیں۔ ان کے نزدیک صرف اپنی ذات اور مفادات اہم ہوتے ہیں۔ جبکہ ان کے لئے گھر کے دیگر افراد اور خدا کے مقرر کیے گئے احکامات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے جب خواتین کو ذہنی طور پر تشدد کا نشانہ بنایا جائے تو چونکہ اس کی فطرت نرمی کا تقاضہ کرتی ہے اس لیے ذہنی تشدد اور ترش رویہ اسے باغی بنا دیتا ہے جس سے معاملات مزید بگڑتے چلے جاتے

---

1 حسن خطیب، مولانا، فقہ اسلام، ص: 258

Hasan Khatib, Maulana, Fiqh-e-Islam, S: 258.

2 سید آل احمد رضوی، ہمارے پیارے نبی (لاہور: اظہار سنز پرنٹرز، 1985ء)، ص: 145

Syed Al Ahmad Rizvi, Hamare Pyare Nabi, (Lahore: Azhar Sons Printers, 1985), S: 145.

ہیں اور شوہر بیوی سے اطاعت چاہتا ہے۔ ہر مرد وہ اطاعت اپنے طریقے سے حاصل کرنا چاہتا ہے درشت رویہ اور اہانت آمیز سلوک عورت کی نرمی کو ضد میں بدل دیتا ہے اور شوہر اس ضد کو ختم کرنے کے لیے جسمانی تشدد کا سہارا لیتا ہے۔جو کہ ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔

گھریلو تشدد بل2020ء

سماج میں بڑھتے ہوئے تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لیے مورخہ 19 اپریل2020ء کو اسمبلی میں وزیر انسانی حقوق ڈاکٹر شیریں مزاری نے ایک بل پیش کیا۔ جسے منظوری کے بعد گھریلو تشدد بل 2021ء کا نام دیا گیا۔ اس بل کا مقصد خواتین، بچوں، بزرگوں اور گھریلو تشدد سے تحفظ اور امدادی بحالی کے لئے ایک موثر نظام قائم کرنا ہے۔ کیونکہ آئین تمام افراد کے بنیادی حقوق، وقار اور قانون کے مطابق سلوک کرنے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔اس بل کے مقاصد میں ایک ایسا نظام قائم کرنا مقصود ہے جس میں خواتین، بچوں، بزرگوں اور کمزور افراد کو آزادانہ طور پر معاشرے میں اپنا مطلوبہ کردار عطا کرنے کی حوصلہ افزائی اور سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک ساز گار ماحول پیدا کیا جاسکے۔اس بل کو منظوری کے بعد فوری طور پر نافذ قرار دیا گیا ہے۔[1]

بل کا پس منظر

گھریلو تشدد ایک عالمگیر مسئلہ بن چکا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک اس سے محفوظ نہیں۔1999ء میں 35 ممالک میں ایک سروے کروایا گیا جس کی روشنی میں واضح ہوا کہ 52 فیصد عورتیں کسی نہ کسی شکل میں کبھی نہ کبھی اپنے ساتھی کے تشدد کا شکار ہوئی تھیں۔ ورلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق اکثر عورتوں کی موت کے اسباب کی بڑی وجہ گھریلو تشدد ہے اس پر اقوام متحدہ کے نمائندے yakin erturk نے کچھ اس طرح روشنی ڈالی ہے۔

> ”عورتوں کے خلاف تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے جو دنیا کے سبھی ممالک میں پایا جاتا ہے۔ان مظلومین کے نزدیک تشدد کرنے والے عموماً معروف ہوتے ہیں۔“[2]

---

1 گھریلو تشدد (تدارک وتحفظ بل 2021ء)

Gharelu Tashadud (Tadarukh wa Tahafuz, 2021)

2 foreword on who multicounty study on women's health and domestic violence against women

گزشتہ دہائیوں سے گھریلو تشدد پر عالمی سطح پر توجہ دی گئی ہے اور اس کو ایک عالمی مسئلہ کی صورت میں بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ 1993ء میں اقوام متحدہ کے ہیومن رائٹس کمیشن نے ایک قرارداد منظور کی جس میں ہر قسم کے تشدد بشمول خواتین پر تشدد اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ 2002ء میں کونسل آف یورپ نے گھریلو تشدد کو پبلک ہیلتھ ایمرجنسی قرار دیا۔

ہیومن رائٹس واچ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 90 فیصد عورتیں نفسیاتی اور جسمانی تشدد سے دوچار ہوتی ہیں۔ ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کے مطابق 1993ء میں صرف صوبہ پنجاب میں گھریلو تشدد کے 400 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں جن میں نصف بیویوں کے قتل سے متعلق تھے۔

1999ء سے اقوام متحدہ کی طرف سے ہر سال 25 نومبر کو گھریلو تشدد کے تدارک کے لئے ایک بین الاقوامی دن منایا جاتا ہے۔ جس میں گھریلو تشدد اور اس کے تدارک کے لئے بنی نوع انسان کو بیدار کرنے کی غرض سے مختلف کانفرنسیز عالمی سطح پر منعقد کی جاتی ہیں۔ اقوام متحدہ نے اپنے تمام ممبر ممالک کو گھر تشدد کی روک تھام کے لیے قوانین بنانے کی تاکید کی۔ پاکستان میں بھی مختلف اوقات میں ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون سازی کی جاتی ہے۔ کیونکہ گھریلو تشدد ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ اس لئے پاکستان بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس لئے آئین پاکستان 1973ء میں مرد اور عورت دونوں کو مساوی حقوق عطا کیے گئے ہیں۔ پاکستانی قانون کے مطابق کسی کو زدوکوب کرنا، مارنا یا زخمی کرنا سنگین جرم ہے جس کے نتیجے میں پولیس کارروائی کے بعد عدالت سے سزا ہو سکتی ہے۔[1]

2007ء میں گھریلو تشدد کی روک تھام کے لیے پہلی بار قانون سازی کا آغاز ہوا۔ 2008ء میں اراکین قومی اسمبلی محترمہ شکیلہ خانم اور چوہدری محمد برجیس طاہر نے گھریلو تشدد بل پیش کیا۔

اس بل کو بعد میں متعلقہ قائمہ ایکٹ مجریہ 2009ء کا نام دیا گیا۔ جس پر اسلامی نظریاتی کونسل نے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اسلامی سفارشات پیش کیں۔ 2013ء میں اس کو دوبارہ سینیٹ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی جس کے رد عمل میں اسلامی نظریاتی کونسل نے چیئرمین سینیٹ کے نام ایک مراسلہ تحریر کیا کہ یہ بل قرآن و

1 https://www.un.org.daw cedaw

سنت کی تعلیمات کے منافی ہے لہٰذا اسے فوراً واپس بھیج دیا جائے۔ کیوں کہ کونسل اس قانون کے ساتھ قطعاً اتفاق نہیں کرتی۔ 2013ء میں سب سے پہلے صوبائی اسمبلی سندھ میں گھریلو تشدد بل پیش کیا گیا۔[1]

2014ء میں بلوچستان صوبائی اسمبلی میں بلوچستان گھریلو تشدد ایکٹ 2014ء پیش کر کے منظور کروالیا گیا۔[2]

2016ء میں خیبر پختونخواہ اسمبلی میں گھریلو تشدد کی روک تھام سے متعلق قانون سازی کرنے کی کوشش کی گئی مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ مکمل نہ ہو سکی۔ اسی اثنا میں پنجاب اسمبلی میں فروری 2016ء کو بعنوان "خواتین کے خلاف تشدد سے تحفظ ایکٹ 2015ء" کا بل پاس کیا گیا۔ جس کو گورنمنٹ آف پنجاب نے 29 فروری 2016ء کو گزٹ میں شائع کیا۔[3]

11 فروری 2019ء میں خیبر پختونخواہ اسمبلی نے عورتوں کے گھریلو تشدد سے تحفظ کے لیے ایک قانون پیش کیا جسے بعد میں خیبر پختونخواہ اسمبلی نے خواتین کے خلاف گھریلو تشدد و تدارک بل 2021ء کا نام دیا۔[4]

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے توثیق کردہ قانون کے تحت تمام ریاستوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ خواتین کی گھریلو زندگی کے تحفظ کے لئے قانون سازی کریں۔ اس ضمن میں حکومت پاکستان خواتین کے خلاف تمام امتیازی صورتوں کے کنونشن کے تحت قانون سازی میں مصروف عمل ہیں۔ سیڈا کے ساتھ کیا گیا معاہدہ بھی وہ بنیادی مقصد تھا جس کے حصول کے لیے گھریلو تشدد پر قانون کی تشکیل، منظوری اور نافذ العمل کرنے کی بنیاد قائم ہے۔[5]

---

1 مسودہ سندھ اسمبلی، گھریلو تشدد، (تحفظ تدارک بل 2013ء)

Masawarah Sindh Assembly, Gharelu Tashadud, (Tahafuz Tadarukh, 2013)

2 مسودہ بلوچستان اسمبلی، گھریلو تشدد، (تحفظ تدارک بل 2014ء)

Masawarah Balochistan Assembly, Gharelu Tashadud, (Tahafuz Tadarukh, 2014)

3 مسودہ پنجاب اسمبلی، گھریلو تشدد، (تحفظ تدارک بل 2016ء)

Masawarah Punjab Assembly, Gharelu Tashadud, (Tahafuz Tadarukh, 2016)

4 گھریلو تشدد، (تحفظ تدارک بل 2021ء)

Gharelu Tashadud, (Tahafuz Tadarukh, 2021)

5 https// www.Un.Org.daw/cedaw

گھریلو تشدد بل 2020ء کا اسلامی شریعت کی روشنی میں تقابلی جائزہ

گھریلو تشدد بل 2020ء پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔

حصہ اول

ابتدائی حصہ

(1) اس ایکٹ کو گھریلو تشدد (روک تھام اور تحفظ) ایکٹ، 2020ء کہا جا سکتا ہے۔

(2) یہ فوراً نافذ ہو جائے گا۔

(2) تعریفیں

☆ "غم زدہ شخص" سے مراد کوئی بھی عورت، بچہ، بزرگ، کوئی بھی کمزور شخص یا کوئی دوسرا شخص ہے جو مدعا کے ساتھ گھریلو تعلقات میں ہے، یا رہا ہے اور جس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مدعا علیہ کے ذریعہ گھریلو تشدد کے کسی فعل کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

☆ "بچہ" سے مراد اٹھارہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی فرد ہے جو مدعا علیہ کے ساتھ گھریلو تعلقات میں رہتا ہے اور اس میں کوئی بھی گود لیا گیا، سوتیلا یا رضاعی بچہ شامل ہے۔

☆ "ضابطہ" کا مطلب ہے کوڈ آف کریمنل پروسیجر، 1898 (1898 کا ایکٹ V)

☆ "گھریلو رشتہ" سے مراد ایسے افراد کے درمیان تعلق ہے جو رہتے ہیں، یا رکھتے ہیں: کسی بھی وقت ایک گھر میں ایک ساتھ رہتے ہیں اور یا تو ہم آہنگی، شادی، رشتہ داری، گود لینے، یا خاندان کے افراد ایک ساتھ رہتے ہیں یا کسی اور وجہ سے عارضی طور پر یا مستقل طور پر ایک جگہ مقیم ہیں۔

☆ "گھریلو" سے مراد وہ گھرانہ ہے جہاں متاثرہ شخص رہتا ہے یا کسی بھی مرحلے پر ایک گھریلو رشتہ ہے۔

☆ "مخبر" کا مطلب ہے وہ شخص جس کے پاس قابل اعتماد معلومات ہوں کہ اس ایکٹ کے تحت کوئی جرم کیا جا رہا ہے۔[1]

1 Standing Committee of Human Rights ,The Domestic Voilence Bill 2021,p 5-6

حصہ دوم

گھریلو تشدد

(3) گھریلو تشدد سے مراد جسمانی، جذباتی تمام کارروائیاں ہوں گی۔ خواتین، بچوں، کمزور افراد، یا کسی دوسرے شخص کے خلاف جواب دہندہ کی طرف سے نفسیاتی، جنسی اور معاشی بدسلوکی کا ارتکاب کیا گیا ہے جس کے ساتھ مدعا علیہ کا گھریلو تعلق ہے یا رہا ہے جس سے متاثرہ شخص کو خوف، جسمانی یا نفسیاتی نقصان پہنچتا ہے۔

وضاحت 1

اس سیکشن کے مقاصد کے لیے

- ”جسمانی زیادتی“ سے مراد وہ تمام اعمال ہیں جن کے تحت کمزور افراد کو جسمانی نقصان پہنچایا جاتا ہے اور اس میں باب XVI کے تحت آرٹ کے جرائم شامل ہیں۔
- ”جذباتی، نفسیاتی اور زبانی بدسلوکی“، وہ ہے جہاں متاثرہ فرد جواب دہندہ کے ذلت آمیز یا ذلت آمیز طرز عمل سے دوچار ہوتا ہے۔

(i) جنونی ملکیت یا حسد کی بار بار نمائش جس سے شکار کی رازداری، آزادی، سالمیت اور سلامتی پر بار بار حملہ

ہو

(ii) متاثرہ شخص کی توہین یا تضحیک

(iii) شریک حیات یا مشترکہ گھر کے دیگر افراد کو جسمانی تکلیف پہنچانے کی دھمکیاں

(iv) پاگل پن یا بانجھ پن کے بے بنیاد الزام پر طلاق یا دوسری شادی کی دھمکیاں

(v) کسی خاتون رکن یا مشترکہ گھر کے کسی فرد کے کردار پر جھوٹا الزام لگانا

(vi) متاثرہ شخص کا جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے ترک کرنا

- ”جنسی بدسلوکی“ میں جنسی نوعیت کا کوئی بھی طرز عمل شامل ہے جو کمزور شخص یا کسی دوسرے شخص کے وقار کو بدسلوکی، ذلیل، رسوا یا دوسری صورت میں پامال کرتا ہے۔
- ”معاشی بدسلوکی“ میں معاشی یا مالی وسائل سے جان بوجھ کر محرومی یا ایسے وسائل تک رسائی کو جاری

رکھنے کی ممانعت یا وسائل شامل ہیں جن تک متاثرہ شخص آپ کے قانون یا رواج کے تحت فی الحال نافذ العمل ہے۔

وضاحت

اس بات کا تعین کرنے کے مقاصد کے لیے کہ آیا مدعاعلیہ کا کوئی عمل، کوتاہی، کمیشن یا طرز عمل اس دفعہ کے تحت "گھریلو تشدد" کی تشکیل کرتا ہے، کیس کے مجموعی حقائق اور حالات کو مد نظر رکھا جائے گا۔

(4)سزا

(1)اگر PPC کے تحت آنے والا کوئی جرم گھریلو تعلقات میں سرزد ہوتا ہے تو PPC کے تحت فراہم کردہ جرائم قابل سزا ہوں گے۔

(2)اگر ارتکاب جرم PPC کے تحت نہیں آتا ہے، گھریلو تشدد کے ایکٹ کو ایکٹ o1 کی سنگینی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ تین سال اور چھ ماہ سے کم کی سادہ قید کی سزا دی جائے گی۔ ایک لاکھ روپے جرمانہ اور کم از کم بیس ہزار روپے بھی متاثرہ شخص کو معاوضے کے طور پر ادا کیے جائیں گے۔

(3)جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں عدالت تین ماہ کی سادہ قید سنا سکتی ہے۔

(4)جو کوئی گھریلو تشدد کے جرم میں مدد کرتا ہے یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اسے جرم کے لئے اسی سزا کے ساتھ سزا دی جائے گی۔[1]

حصہ دوم کا شریعت کی روشنی میں جائزہ

چونکہ حصہ دوم سیکشن 3 سب سیکشن b نمبر vi میں جسمانی، جذباتی، نفسیاتی، جنسی اور معاشی تشدد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلامی شریعت کی رو سے اس سیکشن کی بہت سی دفعات ٹھیک ہیں کسی بھی فرد کو کسی الزام لگانے اور اس کی تضحیک کا حق حاصل نہیں لیکن یہ ان میں سے زیادہ تر امور اخلاقی بدسلوکی میں شامل ہیں جن کی شریعت نے سزا مقرر نہیں کی۔ گھر میں رہنے والے افراد کے درمیان اختلاف رائے ہو سکتا ہے اس لئے کسی طرح کی رقابت یا حسد سے احتراز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس طرح کے جذبات کی بنیاد پر اصلاح کی بجائے سزا دینا مناسب نہیں۔

1 The Domestic Violence Bill 2021,p 6-7

کیونکہ اسلام نرمی کو پسند کرتا ہے۔

انبیاء کرام کا منہج تربیت بھی یہی تھا کہ آپ اپنی اولاد اور اہل خانہ کو نصیحت کرتے تھے ایسا کرنا کسی کی آزادی میں مداخلت نہیں ہے۔

قرآن پاک میں حضرت لقمان علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو نصیحت کے بارے میں کچھ اس طرح ذکر کیا گیا:

﴿وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُه يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾[1]

"اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔"

﴿يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾[2]

"بیٹا! نماز کو قائم کرو اور امر بالمعروف اور نہی عن منکر کرو اور ان مصائب کے مقابلے میں جو تجھے پہنچیں بااستقامت اور صابر بنو کیونکہ یہ ایسے کاموں میں سے ہیں جو اہم اور اساسی ہیں۔"

﴿ وَلَاتُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَاتَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللهَ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾[3]

"بیٹا! بے اعتنائی کے ساتھ لوگوں سے روگردانی نہ کرو اور غرور کے ساتھ زمین پر نہ چلو کیونکہ خدا کسی متکبر اور مغرور کو دوست نہیں رکھتا۔"

﴿وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ

1 القرآن الحکیم:13:31
Al-Quran Al Hakeem, 31:13

2 القرآن الحکیم:17:31
Al-Quran Al Hakeem, 17:31

3 القرآن الحکیم:18:31
Al-Quran Al Hakeem, 18:31

الْحَمِيرِ ﴾[1]

"بیٹا چلنے میں اعتدال کو پیش نظر رکھو اپنی آواز کو دھیما رکھو(اور ہر گز اونچی آواز سے نہ بولو) بدترین آواز گدھوں کی آواز ہے۔"

اسی طرح اگر کوئی آدمی اپنی بیوی یا بیٹی کو شرعی پردہ کرنے کی تاکید کرتا ہے تو شرعی لحاظ سے وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کرنے کی کوشش میں مگن ہے مگر ظاہری طور پر بیوی یا بیٹی کی خودی متاثر ہوتی ہے یا انہیں تحقیر محسوس ہوتی ہے جبکہ درحقیقت اس سے بہت بڑے فساد سے نجات ملنے میں مدد ملتی ہے۔

شریعت میں ناجائز طور پر تنگ کرنے اور متاثرہ شخص پر حملہ کرنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ شریعت کی رو سے تمام انسان برابر ہیں اور کسی کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ کسی طرح کی ظلم وزیادتی یا حملے کا مرتکب ہو۔ بلاشبہ اسلام مرد کو بطور گھر کے سربراہ اہمیت دیتا ہے اور بیوی اور بچوں کو اس کی اطاعت پر بھی راغب کرتا ہے۔[2]

لیکن یہاں اللہ نے مرد کی حاکمیت کی کچھ حدود بھی مقرر کر دی ہیں کہ بیوی کو مارنا اور تشدد کرنا بعض شروط کے ساتھ جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے حقوق کے حوالے سے مردوں کو خاص طور پر نصیحت کی:

"ایک آدمی نے آپ ﷺ سے آدمی پر عورت کے حقوق کے حوالے سے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا جو تو کھائے اسے کھلائے جو تو پہنے اسے پہنائے اس کے چہرے پر مت مار، اسے گھر میں اکیلا مت چھوڑ۔"

اسلامی شریعت ہراساں کرنے کی بجائے حسن سلوک کی ترغیب دیتی ہے۔ بلکہ انسان کے بہترین ہونے کی صفت بھی یہی قرار دی ہے کہ اگر وہ اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ بہتر ہے ورنہ اسلام کے خانہ حسن اخلاق میں اس شخص کی کوئی جگہ نہیں جو گھر والوں سے تضحیک آمیز اور برا سلوک کرے۔

"عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ

---

1 القرآن الحکیم:19:31

Al-Quran Al Hakeem, 19:31

2 القرآن الحکیم:34:4

Al-Quran Al Hakeem, 4:34

وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي"[1]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہترین ہے اور میں اپنے گھر والوں سے بہترین ہوں۔"

عورت کو بار بار طلاق کی دھمکی دینا انتہائی غلط فعل ہے۔ اسلام میں بغیر کسی شرعی عذر کے طلاق دینا نا مناسب قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز ہے:

"أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ"[2]

"اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال چیز طلاق ہے۔"

ملحقہ سیکشن کی تقریباً تمام شقیں اسلامی شریعت کی رو سے مناسب ہیں اور وہ تمام جرائم اخلاقی جرائم ہی ہیں لیکن ان جرائم پر عدالت تک جانا یا کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانا معاملات میں سنگینی پیدا کر سکتا ہے اور خاندانی نظام کو تباہ بھی کر دیتا ہے۔ کچھ حصے جیسے آزادی سلب کرنا یا پیچھا کرنا بیوی اور بالخصوص بچوں کے حوالے سے قابل اعتراض ہیں۔ بچے چونکہ ناسمجھ ہوتے ہیں ان کو صحیح راستہ دکھانا اور ان کی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے اور اہل خانہ کی اصلاح بھی سربراہ خاندان کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ ذمہ داری ادا کرنا اس کا شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ اگر قانون کا دروازہ بچوں کے لیے بھی کھول دیا جائے تو وہ اس کا بے جا استعمال کریں گے جو ان کے لیے خاص طور پر اور والدین کی عزت کے بھی سوالیہ نشان ثابت ہو گا۔ بلکہ بہت سے ایسے کیسز بھی دیکھے جا رہے ہیں جن میں خواتین بار بار 15 پر کال کر کے گھر کی ذرہ ذرہ سی بحث و معاملات پر پولیس کو بلا لیتی ہیں جس میں ازواج کے نازک اور خوبصورت رشتہ میں ایک نا ختم ہونے والی دراڑ آ جاتی ہے۔ بچوں کو قانونی طور پر بے محابا آزادی دینے کے نتائج بھی تیزی سے سامنے آ رہے ہیں جن میں کئی بچیاں گھر سے بھاگ کر آزدی کے نام پر قانون کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہیں

1 الترمذي، سنن الترمذي، أبواب المناقب، باب في فضل أزواج النبي ﷺ، رقم الحديث:3895

Al-Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, Abwab al-Manaqib, Bab fi Fadl Azwaj al-Nabi ﷺ, Hadith number: 3895

2 أبو داود، سليمان بن الأشعث بن السِّجِسْتاني، سنن أبي داود (بيروت: المكتبة العصرية، س-ن)، كتاب الطلاق، باب كراهية الطلاق, رقم الحديث: 2178

Abu Dawood, Sulaiman ibn al-Ash'ath ibn al-Sijistani, Sunan Abi Dawood (Beirut: Al-Maktabah al-Asriyah, Sidon), Kitab al-Talaq, Bab Karahiyyah al-Talaq, Hadith number: 2178

اور پھر قانون انہیں تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔ بلکہ بہت سے بچے والدین سے بغاوت کر کے معاشرے کے غلط افراد کا شکار بن کر ان کی صحبت اختیار کر لیتے ہیں۔

حصہ سوم

گھریلو تشدد سے تحفظ

(5)عدالت میں درخواست

(1)ایک غم زدہ شخص یا کوئی دوسرا شخص جسے مجاز متاثرہ شخص عدالت میں درخواست پیش کر سکتا ہے جس کے دائرہ اختیار میں ہے؛

- جہاں متاثرہ شخص رہتا ہے یا کاروبار کرتا ہے، یا وہ جگہ جہاں مدعا اور متاثرہ آخری بار ایک ساتھ مقیم تھے۔

(2)عدالت ہیئٹنگ کی پہلی تاریخ طے کرے گی، جو عدالت کی طرف سے درخواست کی وصولی کی تاریخ سے سات دن سے زیادہ نہیں ہو گی۔

(3)درخواست کی وصولی کے بعد، عدالت عبوری حکم جاری کرنے کے ساتھ یا اس کے بغیر، اس شخص کو نوٹس جاری کرے گی جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے اور اسے نوٹس کی وصولی کے سات دنوں کے اندر وجہ بتانے کو کہا جائے گا کہ کیوں تحفظ اس کے خلاف گھریلو تشدد کا ارتکاب کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا جیسا کہ درخواست میں الزام لگایا گیا ہے۔

(4)ذیلی دفعہ (1) کے تحت دی گئی درخواست کا فیصلہ نوے دن کی مدت کے اندر کیا جائے گا اور عدالت کی طرف سے تحریری طور پر ریکارڈ کرنے کی وجوہات کی بنا پر کسی بھی التوا کو منظور کیا جائے گا۔

(6)گھر میں رہنے کا حق

(1)فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں کسی بھی چیز کے موجود ہونے کے باوجود، متاثرہ شخص کو مشترکہ گھرانے میں رہنے کا حق حاصل ہو گا، خواہ متاثرہ شخص کے پاس موجود ہو یا نہ ہو۔ میرا حق، عنوان یا اسی میں فائدہ مند مفاد۔

(2) متاثرہ شخص گھر میں رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، یا جواب دہندہ کے ذریعہ شمار کے حکم کے تحت مالی وسائل کے مطابق انتظام کرنے کے لیے متبادل رہائش کا انتخاب کر سکتا ہے، یا آر ٹی سروس فراہم کرنے والے کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے شیلٹر ہوم میں۔

(7) تحفظ کے احکامات اور رہائش کے احکامات

☆عدالت کے مطمئن ہونے پر کہ پہلی نظر میں گھریلو تشدد ہوا ہے یا ہونے کا امکان ہے وہ متاثرہ شخص کے حق میں تحفظ کا حکم دے سکتی ہے اور مدعا کو ہدایت دے سکتی ہے۔

☆گھریلو تشدد کے مزید کسی فعل کا ارتکاب نہ کرے

☆کسی بھی شکل یا انداز میں کوئی مواصلت نہ کرے بشمول ذاتی، زبانی یا تحریری، الیکٹرانک یا ٹیلی فونک یا سیلولر متاثرہ شخص کے ساتھ، مستثنیات کے ساتھ یا اس کے بغیر

☆مستثنیات کے ساتھ یا اس کے بغیر، غم زدہ شخص سے دور رہے

☆متاثرہ شخص سے اس حد تک فاصلہ پر رکھے، جو کیس کے عجیب وغریب حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، عدالت کے ذریعہ طے کیا جائے؛

☆کسی سنگین تشدد کی صورت میں گھر سے باہر نکلنا اگر متاثرہ شخص کی جان یا عزت کو خطرہ ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (ا) کے تحت حکم کے علاوہ، یا دوسری صورت میں، عدالت اس بات پر مطمئن ہونے پر کہ گھریلو تشدد ہوا ہے ایک حکم جاری کر سکتا ہے؛-

جواب دہندہ کو گھر سے متاثرہ شخص کے قبضے میں خلل ڈالنے یا کسی اور طریقے سے پریشان کرنے سے روکنا۔

جواب دہندہ یا اس کے کسی رشتہ دار کو گھر میں داخل ہونے سے روکنا۔

جواب دہندہ کو ہدایت کرنا کہ وہ متاثرہ شخص کے لیے متبادل رہائش فراہم کرے یا اگر حالات اس کے لیے کرایہ ادا کرنے کی ضرورت پیش کریں۔

عدالت کوئی بھی دوسری سمت دے سکتی ہے جسے وہ مناسب سمجھے کہ وہ متاثرہ شخص یا ایسے متاثرہ شخص کے بچے کی حفاظت اور تحفظ فراہم کرے۔

عدالت گھریلو تشدد کو روکنے کے لیے مدعا علیہ سے ضمانت کے ساتھ یا اس کے بغیر بانڈ پر عمل درآمد کرنے کا

مطالبہ کر سکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (1)، (2) یا (3) کے تحت حکم دیتے ہوئے، عدالت قریب ترین پولیس اسٹیشن کے افسر / انچارج کو متاثرہ شخص کو تحفظ فراہم کرنے یا متاثرہ شخص کی مدد کرنے کا حکم بھی دے سکتی ہے۔ یا وہ شخص جو حکم کے نفاذ میں اپنی طرف سے درخواست دے رہا ہو۔

ذیلی دفعہ (2) کے تحت حکم دیتے ہوئے، عدالت فریقین کی مالی ضروریات اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے، کرایہ یا دیگر ادائیگیوں سے متعلق جواب دہندہ پر ذمہ داریاں عائد کر سکتی ہے۔

عدالت اس تھانے کے انچارج افسر کو ہدایت دے سکتی ہے جس کے دائرہ اختیار میں عدالت سے تحفظ کے حکم پر عمل درآمد میں مدد کے لیے رجوع کیا گیا ہو۔

عدالت مدعا علیہ کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ متاثرہ شخص کے قبضے میں کوئی بھی جائیداد، قیمتی سامان یا دستاویزات واپس کرے جس کا متاثرہ شخص حقدار ہے۔

عدالت اپنی مرضی کے معاملات میں جہاں اس نے اس دفعہ کے تحت کوئی حکم دیا ہے، حکم دے گی کہ اس طرح کے حکم کی ایک نقل درخواست کے فریقین کو دی جائے، جو وہاں کے اسٹیشن کے انچارج افسر کو جس کے دائرہ اختیار میں عدالت ہے۔

(8). مالیاتی ریلیف

عدالت، مقدمے کی سماعت کے کسی بھی مرحلے پر، عبوری حکم جاری کر سکتی ہے جس میں مدعا علیہ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ متاثرہ شخص اور متاثرہ شخص کے کسی بھی بچے کو ہونے والے اخراجات اور نقصانات کو پورا کرنے کے لیے رقمی ریلیف ادا کرے۔ گھریلو تشدد کے نتیجے میں اور اس طرح کی ریلیف میں شامل ہو سکتا ہے، لیکن اس تک محدود نہیں ہے

(1) معاشی بدسلوکی کے نتیجے میں تکلیف کا معاوضہ عدالت کے ذریعہ طے کیا جائے گا۔

(2) کمائی کا نقصان؛

(3) طبی اخراجات؛

(4) کسی بھی جائیداد کو تباہ کرنے، نقصان پہنچانے یا متاثرہ شخص کے کنٹرول سے ہٹانے کی وجہ سے ہونے

والا نقصان؛اور

(5)متاثرہ شخص کے ساتھ ساتھ بچوں کی دیکھ بھال۔اگر کوئی ہے، جس میں فی الحال نافذ العمل کسی قانون کے تحت دیکھ بھال کے حکم کے تحت یا اس کے علاوہ ہے۔

(2)مدعاعلیہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت بنائے گئے حکم میں متعین مدت کے اندر متاثرہ شخص کو دی گئی مالی امداد ادا کرے گا۔

(3)جواب دہندہ کی جانب سے ذیلی دفعہ (2) کے تحت آرڈر کے مطابق ادائیگی کرنے میں ناکامی پر، عدالت جواب دہندہ کے کسی آجر یا مقروض کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ متاثرہ شخص کو براہ راست ادائیگی کرے یا اس کے پاس جمع کرائے جواب دہندہ کے کریڈٹ کی وجہ سے یا جمع شدہ اجرت یا تنخواہ یا قرض کا ایک حصہ عدالت کریں، جو رقم جواب دہندہ کے ذریعہ قابل ادائیگی مالیاتی ریلیف میں ایڈجسٹ کی جاسکتی ہے۔

(9). تحویل کے احکامات

اس وقت کے لیے کسی بھی قانون میں کسی بھی چیز کے باوجود، عدالت تحفظ کے حکم یا اس ایکٹ کے تحت کسی اور ریلیف کے لیے درخواست کے کسی بھی مرحلے پر، کسی متاثرہ شخص کی عارضی تحویل کسی مناسب شخص کو دے سکتی ہے۔

بشرطیکہ اگر متاثرہ شخص بچہ ہے تو گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 (VIII of 1890) کے مطابق عدالت کے ذریعہ مناسب شخص یا خدمت فراہم کنندہ کا تعین کیا جائے گا۔

بشرطیکہ اگر متاثرہ شخص بالغ ہے تو کسی خدمت فراہم کنندہ کو یا کسی دوسرے شخص کو کسی شخص یا خدمت فراہم کرنے والے کو متاثرہ شخص کی مرضی کے مطابق تحویل میں دیا جائے گا۔

(10). عبوری، تحفظ اور رہائش کے احکامات کی مدت اور تبدیلی

(1) سیکشن 7 کے تحت کیا گیا عبوری حکم، سیکشن 08 کے تحت کیا گیا تحفظ کا حکم اور سیکشن 10 کے تحت تحویل کا حکم اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ متاثرہ شخص اس حکم کو خارج کرنے کے لیے درخواست نہیں دیتا۔

(2) اگر عدالت کسی بھی مرحلے پر متاثرہ شخص یا مدعاعلیہ کی طرف سے درخواست موصول ہونے پر

مطمئن ہو کہ اس ایکٹ کے تحت کیے گئے کسی حکم میں تبدیلی، ترمیم یا واپس بلانے کی ضرورت ہے، تو وہ وجوہات کی بناء پر تحریری طور پر درج کیا جائے، جیسا کہ یہ مناسب ہو سکتا ہے۔

(3) رہائش کا حکم اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک عدالت کی طرف سے تبدیلی نہیں کی جاتی۔

(4) ذیلی دفعہ (ا) اور (2) میں شامل لباس کسی غم زدہ شخص کو پچھلا آرڈر ختم ہونے کے بعد نئی درخواست دینے سے روکیں گے۔

(11). جواب دہندہ کے ذریعہ عبوری یا تحفظ کے حکم کی خلاف ورزی پر جرمانہ

(1) تحفظ کے حکم کی خلاف ورزی، یا عبوری حکم یا رہائش کے حکم کی، یا مدعا علیہ کی طرف سے تحویل کے حکم کی خلاف ورزی ایک جرم ہو گا اور اس کی سزا ایک سال قید اور جرمانے کے ساتھ ہو گی ‹ اگر ایک لاکھ روپے جو متاثرہ شخص کو ادا کیے جائیں گے۔

(2) ضابطہ میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود اس دفعہ کے تحت جرم قابلِ ادراک، قابل ضمانت اور قابلِ تعمیل ہو گا۔

حصہ سوم کا شریعت کی روشنی میں جائزہ

اس بل کا سیکشن 5 اسلامی شریعت سے قطعاً متصادم نہیں کیونکہ اسلام میں تشدد کی بجائے نرمی کا حکم دیا گیا ہے۔ انصاف کے حصول میں مجاز اتھارٹی کے پاس جا کر شکایت کا اندراج اور دادرسی کی درخواست کرنا اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

مگر سیکشن 6 کی شقیں اسلامی شریعت سے متصادم ہیں۔ سیکشن 6 میں اس بات سے قطع نظر کہ متاثرہ شخص مشترکہ گھر میں رہنے کا حقدار ہے بھی یا نہیں، پھر بھی اسے مشترکہ گھر میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ یہ سیکشن اس وجہ سے بھی خطرناک ہے کہ جب باپ اپنی بیٹی کی عزت و حرمت کو نظر رکھتے ہوئے اسے کسی غیر مرد سے تعلق سے روکے اور وہ بیٹی خود باپ کے خلاف عدالت میں درخواست دے تو بھی شرعی لحاظ سے باپ کو بیٹی کے لیے ایسی رہائش گاہ کا انتظام نہیں کرنا چاہیے جہاں بیٹی کو گناہ، فساد اور شر سے محفوظ بنانا ممکن نہ ہو۔

"قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ

أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ"[1]

"ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے ان کے پاس آ کر کہا: میری ایک بیوی ہے، اور میری ماں اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے، (میں کیا کروں؟) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، اگر تم چاہو تو اس دروازہ کو ضائع کر دو اور چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔"

سیکشن 7 اسلامی شریعت کے مطابق ہے کیونکہ اسلام میں کمزور اور متاثرہ شخص کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات پر زور دیا گیا ہے۔

﴿وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾[2]

"اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی (بھلائی کرنا) اور عام لوگوں سے (بھی نرمی اور خوش خُلقی کے ساتھ) نیکی کی بات کہنا۔"

﴿وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾[3]

"اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی (نیکی کرو)، بے شک اللہ پسند

---

1 أبوعيسىٰ محمد بن عيسىٰ الترمذي، جامع الترمذي، كتابُ: البِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ :مَا جَاءَ مِنْ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ، رقم الحديث:1899

Abu 'Eisa Muhammad ibn 'Eisa al-Tirmidhi, Jami' al-Tirmidhi, Kitab: Al-Birr wa al-Silah 'an Rasul Allah ﷺ, Bab: Ma Ja'a min al-Fadl fi Rida al-Walidayn, Hadith number: 1899

2 القرآن الحكيم:2:83

Al-Qutan Al Hakeem, 2:83

3 القرآن الحكيم:4:36

Al-Qutan Al Hakeem, 4:36

نہیں کرتا اِترانے والے بڑائی کرنے والے شخص کو۔"

سیکشن 8 اسلامی شریعت سے متصادم ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں دو ناراض افراد کے درمیان رابطہ کی تمام صورتیں بند کرنے کا ایکٹ تحریر کیا گیا ہے لیکن اسلام میں کسی بھی تنازعہ کی صورت میں ایک خاندان کے سرکردہ افراد کی ذمہ داری قرار دیتا ہے کہ وہ اس معاملے کو حل کریں اور فریقین کو سامنے بٹھا کر دونوں کی شکایات سن کر معاملے کو حل کریں۔

﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾[1]

"اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لڑنے یا منہ پھیرنے سے ڈرے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں سمجھوتہ کرلیں، اور سمجھوتہ بہتر ہے۔"

"عن أبي الدرداء: ألا أُخبِرُكم بأفضَلَ مِن درجةِ الصِّيامِ والصَّلاةِ والصَّدقةِ؟ قالوا: بلى، قال: إصلاحُ ذاتِ البَيْنِ، وفسادُ ذاتِ البَيْنِ، الحالقةُ "[2]

"ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو درجے میں روزے، نماز اور زکاۃ سے بڑھ کر ہے؟" لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: "آپس میں میل جول کرا دینا، اور آپس کی لڑائی اور پھوٹ تو سر مونڈنے والی ہے۔"

اگر جواب دہندہ متاثرہ شخص سے رابطہ نہیں رکھے گا تو یقیناً افہام و تفہیم کے تمام راستے مسدود ہو جائیں گے۔ جبکہ آپس میں گفت و شنید سے اہل خانہ کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح اولاد او ر والدین کے درمیان بھی دوری پیدا ہو سکتی ہے۔

---

1 القرآن الحکیم:4:128

Al-Qutan Al Hakeem, 4:128

2 أبوداود، سليمان بن أشعث السجستاني، امام، سنن أبو داود، مترجم: أبو عمار عمر فاروق سعيدى (دہلی: مكتبة دار السلام، 2006)، كِتَاب الْأَدَبِ، باب: فِي إِصْلاَحِ ذَاتِ الْبَيْنِ، رقم الحديث: 4919

Abu Dawood, Sulaiman ibn Ash'ath al-Sajistani, Imam, Sunan Abu Dawood, translated by Abu Ammar Umar Farooq Saeedi (Delhi: Maktaba Darussalam, 2006), Kitab al-Adab, Bab: Fi Islah Dhat al-Bayn, Hadith number: 4919.

سیکشن 12،11،9 اسلامی تعلیمات سے متصادم نظر نہیں آتے کیونکہ شریعت متاثرہ شخص کے تحفظ اور ظلم و زیادتی کرنے والے کے خلاف سزا کے حق میں ہے۔ لیکن سیکشن نمبر 10 میں فساد کا خطرہ ہے کیونکہ اگر بالغ بیٹی کو عدالت اس کی مرضی کے مطابق جہاں چاہے رہنے دے تو بچی بغاوت کے سبب کسی نا محرم کا انتخاب کر سکتی ہے اور اس طرح غلط راستے کے انتخاب سے بچی کی زندگی کے تباہ ہونے کا خدشہ ہے۔ اسی طرح اس شق کو شریعت اسلامیہ کی رو سے دیکھا جائے تو کنواری بیٹی کا جب تک نکاح نہیں ہوتا اس کے تمام معاملات کا ذمہ دار اس کا باپ ہوتا ہے شریعت اسے یہ اختیار تو دیتی ہے کہ نکاح میں اس کی مرضی پوچھی جائے لیکن یہ اختیار نہیں دیتی کہ جہاں چاہے ولی کی مرضی کے بغیر رہائش اختیار کرے۔

حصہ چہارم

16. پروٹیکشن کمیٹی کے فرائض اور افعال

پروٹیکشن کمیٹی یہ کر سکتی ہے:-

(1) متاثرہ شخص کو اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے تحت فراہم کردہ اس کے حقوق اور اس کے علاج اور فراہم کی جانے والی مدد سے آگاہ کریں۔

(2) گھریلو تشدد کی وجہ سے ضروری طبی علاج حاصل کرنے میں متاثرہ شخص کی مدد کرنا۔

(3) اگر ضروری ہو اور متاثرہ شخص کی رضامندی سے، متاثرہ شخص کے لیے قابل قبول محفوظ جگہ پر منتقل ہونے میں متاثرہ شخص کی مدد کریں، جس میں کسی رشتہ دار یا خاندانی دوست کا گھر یا کوئی اور محفوظ جگہ شامل ہو۔

(4) اس ایکٹ، ضابطہ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون کی تیاری اور رپورٹ کی تیاری میں، پروٹیکشن آفیسر کو تفویض کرکے متاثرہ شخص کی مدد کریں۔

(5) اپنے دائرہ اختیار میں گھریلو تشدد کے واقعات کا سرکاری ریکارڈ رکھیں۔

(6) خدمت فراہم کرنے والے کے ناموں اور رابطے کی تفصیلات کا ریکارڈ رکھیں جس سے متاثرہ شخص مزید مدد اور مدد طلب کر سکتا ہے بشمول پناہ۔

(7) ایسے دیگر فرائض انجام دیں جو اس ایکٹ یا وہاں بنائے گئے قواعد کے تحت پروٹیکشن کمیٹی کو تفویض کیے جائیں۔

حصہ چہارم کا شریعت کی روشنی میں جائزہ

حصہ چہارم کا ابتدائی حصہ اسلامی شریعت سے متصادم دکھائی نہیں دیتا کیونکہ اسلام نے ہمیشہ کمزور اور مظلوموں کے حقوق کا تحفظ اور ان کی دادرسی کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے ہیں۔

الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے کہ "شوہر اگر اپنی بیوی پر ظلم وزیادتی کرے تو حاکم یا قاضی اسے اس سے روکے گا۔ جبکہ جمہور فقہاء نے صراحت کی ہے کہ قاضی یا حاکم اس پر شوہر کو سزا دے سکتا ہے۔"[1] حدیث رسول ﷺ میں ہے۔

> "(لوگو!) عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم نے انھیں اللہ کی دی ہوئی امان کے ساتھ اپنایا ہے۔ اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمے (کی عائد کردہ پابندیوں کے ذریعے) سے (اپنے لیے) حلال کیا ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص (مرد، عورت) کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، اگر وہ ایسا کریں تو انھیں ایسی ضرب لگاؤ جو سخت نہ ہو، اور تم پر، معروف طریقے کے مطابق، ان کے کھانے اور لباس کی ذمہ داری ہے۔"[2]

تاہم اسلام نہ صرف عورتوں بلکہ کمزوروں کے خلاف تشدد میں بھی ظلم کا راستہ روکنے میں مکمل رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام قانون سازی اور کردار سازی دونوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے، دین اسلام سے بڑھ کر دنیا کے کسی مذہب، نظریے، فلسفے اور قانون میں عورتوں کے حقوق سے متعلق متوازن کردار نہیں۔[3] اسلام کے نزدیک اصل خرابی انسان کی اپنی ہے۔ قرآن نے گھریلو تشدد اور ظلم وزیادتی کے خلاف قانون سازی سے زیادہ انسانوں کی

---

1 موسوعةالفقيه الكويتيه(كويت: وزارة الأوقاف والشوؤن الاسلامية، 1983ء)، 4 :306
Mawsuat al-Faqiha al-Kuwaitiyyah (Kuwait: Wizarat al-Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah, 1983), 4:306

2 مسلم، صحیح مسلم، كِتَاب الْحَجِّ، باب :حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث:2950
Muslim, Sahih Muslim, "Kitab al-Hajj", Bab: Hujjat al-Nabi Salla Allahu 'alayhi wa sallam, Hadith number: 2950

3 خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام (لاہور: قانونی کتب خانہ، 2009)، ص:110
Khalid Alvi, Doctor, "Islam ka Muashrati Nizam" (Lahore: Qanooni Kitab Khana, 2009), S. 110

تربیت پر زور دیا ہے۔

﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾[1]

"بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے۔"

اسلامی قانون اور اسلامی فلسفہ جرم و سزا معاشرے میں عدل کے قیام کی ضمانت ہے۔ درحقیقت اسلامی شریعت ہر عہد اور دور کے مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی قانون معاشرے کی بھلائی اور ترقی کی طرف گامزن ہے۔ گھریلو تشدد بل 2020ء مغرب کی روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اس میں سقم پائے جاتے ہیں جن کی اسلامی شریعت کی روشنی میں اصلاح ضروری ہے۔ کیونکہ اسلامی شریعت انسانیت کی راہنمائی کرتے ہوئے مسائل کو بطریق احسن حل کرتی ہے نہ کہ مغرب کے فرسودہ رسم ورواج کی پاسداری کرتے ہوئے خاندانی نظام زندگی میں مزید مشکلات کا سبب بنتی ہے۔

چنانچہ ہر انسان کا فرض ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بنائے گئے قوانین جو ریاست نے تشکیل دیئے ہیں ان کی پاسداری کی جائے۔ اسی طرح اچھے شہریوں پر مشتمل ایک اچھا معاشرہ موجود میں آسکتا ہے۔ جولائی 2021ء کو وزیر اعظم کے مشیر برائے پارلیمانی امور بابر اعوان نے اسپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر کو ایک خط میں موقف اختیار کیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے گھریلو تشدد بل 2020ء میں نظر ثانی کی درخواست کی ہے۔ بل چونکہ قومی اسمبلی نے اپریل 2021ء کو پاس کر لیا تھا مگر سینیٹ کی جانب سے مجوزہ ترامیم کے بعد قومی اسمبلی کو واپس بھیج دیا گیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے مطابق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ گھریلو تشدد بل 2020ء اسلامی احکامات سے متصادم تو نہیں اور کیا پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 31 کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی؟ یہ بل برطانوی قانون کی ہو بہو نقل ہے۔ اس میں دوسری شادی اور بیوی کے نجی معاملات میں دخل اندازی کی مخالفت کی گئی ہے۔ لہٰذا

---

1 القرآن الحکیم: 90:16

Al-Qutan Al Hakeem, 16:90

پاکستان کی حکومت کی طرف سے یہ بل اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجا گیا ہے تاکہ اسلامی شریعت کے عین مطابق اس بل میں ترامیم کرکے اس کو نافذالعمل کیا جائے۔ اس بل میں تشدد کی تعریف بہت وسیع کردی گئی ہے۔ بل ہذا عورت کی طرف سے گھر برباد کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس وقت طلاق کے کیسز پاکستان کی عدالتوں میں اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی شرح خطرناک ترین حد تک پہنچ چکی ہے۔ مزید اس جیسے بل خاندانی نظام کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرسکتے ہیں۔

نتائج تحقیق:

☆بل ہذا کی بہت سی شقیں صحیح اور شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ہیں۔

☆لیکن تشدد کی جو تعریف کی گئی ہے وہ والدین کے کرادر کی نفی کرتی ہے۔

☆یہ بچوں اور عورتوں کے گھر سے بھاگنے اور شیلٹر ہومز میں پناہ لینے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

☆بار بار پولیس یا عدالت سے مدد لینا میاں بیوی کے رشتے میں منافرت کا باعث بن سکتا ہے۔

☆عائلی معاملات کی نزاکت کی وجہ سے اس بل کی بہت سی شقوں میں سقم بھی پایا جاتا ہے جو اس رشتے میں مزید دوری اور نفرت کا سبب بن سکتا ہے۔

☆فریقین میں سے کوئی بھی اس بل سے غیر ضروری اور غیر شرعی فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور ملکی قوانین کے مطابق وہ روک ٹوک سے مبرا سمجھا جائے گا۔

تجاویز

- گھریلو تشدد بل کو اسلامی شریعت اور تعلیمات کی روشنی میں از سرِ نو مرتب کیا جائے۔
- قانونی مداخلت کا مطلب عورت کا گھر برباد ہونے کی بجائے عورت کو تشدد سے تحفظ ہونا چاہیے۔
- مقامی سطح پر ایسی بااثر کمیٹیاں بنائی جانی چاہئیں جو پولیس کی کم از کم مداخلت کے ساتھ صلح صفائی، تدبر اور معاشرتی لحاظ سے گھریلو تشدد کے تدارک میں اپنا کردار ادا کریں۔
- اگر مرد اس پورے عمل میں تعاون نہ کرے تو بذریعہ نکاح رجسٹرار اس تعاون کو ممکن بنانے کے لیے حسب ضرورت پولیس کی مدد لی جائے۔
- اسلامی شریعت کی روشنی میں خاندانی معاملات سے متعلق قوانین کو مکمل اور واضح طریقے سے عملی

طور پر نافذ کیا جائے۔

- نظام خاندان سے متعلق اسلامی تعلیمات کو نصاب میں شامل کیا جائے۔
- تربیت و اصلاح کے لیے ہر لڑکے اور لڑکی کو شادی سے پہلے کورس و کاؤنسلنگ کا اہتمام کیا جائے۔